Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

BASIC ISLAAMIC PRINCIPLES OF CHILD'S TRAINING

***Ammara Azeem¸ **Dr.Yasmin Nazir**

ABSTRACT

It has been observed, when a child crosses the age of childhood and reaches the age of intelligence and understanding. He needs to be strong in the principles of communication and connection, intellectual, historical, social, and mathematical connections. When a child moves to the development of his personality, or grows up and becomes a full-fledged man by stepping into youth and then reaching middle age, surely such a child will have the strength of faith and the coolness of belief, and the strong wall of piety that will keep him away from the things of ignorance. It will be helpful to stay away from it and to be detached from all its concepts and beliefs and basic principles and misleading things and to know their true nature. Either take a hostile stance towards it or take a jealous look at its eternal fundamental principles.

Keywords: *Child's Training, Childhood, Child growth, Child development*

بچے کی تربیت کے بنیادی اصول و قواعد

تعارف:

یہ بات یقینی ہے جب بچہ ہوشیاری اور سمجھداری کی عمر کو پہنچے تو اسے ارتباط اور ربط و تعلق کے اصول، فکری، تاریخی، معاشرتی اور ریاضتی روابط سے مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔ پھر جب وہ اور بڑا ہو، اور نوجوانی میں قدم رکھ کر پورا آدمی بن جائے اور پھر ادھیڑ عمر کو پہنچ جائے تو بلاشبہ ایسے بچے میں ایمان کی مضبوطی اور یقین کی ٹھنڈک اور تقویٰ کی ایسی مضبوط دیوار ہو گی جو اسے جاہلیت کی چیزوں سے کنارہ کش ہونے اور اس کے تمام تر تصورات و عقائد اور بنیادی اصولوں اور گمراہ کن باتوں سے بے تعلق ہونے اور ان کی اصلی حقیقت جاننے میں مددگار ہو گی بلکہ ایسا بچہ ہر اس شخص کے مقابلہ پر شعلہ جوالہ ہو گا جو اسلامی نظام سے ٹکرائے یا اس سے معاندانہ موقف اختیار کرے، یا اس کے ابدی بنیادی اصولوں پر کوئی حاسدانہ نظر ڈالے۔ **ایسا کیوں ہو گا؟** اس لیے کہ بچہ کا ربط اسلام سے ہو گا عقیدہ کے لحاظ سے بھی اور عبادت کے لحاظ سے بھی اور اخلاق کے لحاظ سے بھی، شریعت کے لحاظ سے بھی، عمل و تطبیق احکام کے لحاظ سے بھی، دین و حکومت کے لحاظ سے بھی، قرآن و تلوار اور ثقافت و افکار کے لحاظ سے بھی ہو گا۔ بچے کے لیے اعتقادی ربط اور روحانی ربط بہت ضروری ہیں۔ یہ دونوں روابط بچے کے لیے خیر ہی خیر کے ضامن ہیں۔

اعتقادی رابطہ:

بچہ جب سے سمجھ دار ہو اسی وقت سے اس کا بنیادی ایمانی ارکان و رغیب سے متعلق حقائق اور ان تمام چیزوں سے تعلق و ارتباط ہونا ضروری ہے کو صادق امین ﷺ کے واسطے سے ہم تک اعتقادیات و مغیبات (غیبی امور) کے قبیل سے پہنچی ہیں۔ لہٰذا مترب پر یہ لازم ہے کہ وہ بچے میں اللہ تعالیٰ کی ستون، آسمانی کتابوں، رسولوں، قضاوقدر، فرشتوں کے سوال کرنے، عذابِ قبر پر ایمان لانے، آخرت کے آحوال، دوبارہ زندگی کیے جانے اور حساب کتاب، جنت و دوزخ وغیرہ غیبی امور پر ایمان اس کے دل میں سمو دے اور ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ بچے میں ایمان باللہ کی حقیقت جاگزین ہو جائے اور بچے کا تعلق ربانی عقیدہ سے قائم رہے۔

---

*Ph.D. Scholar, Department of Arabic, Islamia University of Bahawalpur
**Assistant professor, Department of Islamic studies, The Govt. Sadiq College Women University Bahawalpur

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

جب بچہ پیش آمدہ امر و مصیبت میں اللہ تعالی کے سامنے گردن جھکانے اور اس کے حکم پر عمل کرنے اور ممنوعات سے رکنے میں پیش پیش ہو گا تو اس کا ایمان اتنا ہی مضبوط ہو گا اور وہ معاشرتی برائیوں اور نفسیاتی وساوس اور اخلاقی خرابیوں سے دور رہے گا اور ایسے بچوں کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کی طرف انگلی سے اشارہ کیا جاتا ہے کہ یہ ہدایت یافتہ اور دین حق پر سچائی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ بچے کے لیے اعتقادی ربط کے ساتھ ساتھ روحانی ارتباط بہت ضروری ہے۔

روحانی ارتباط:

روحانی ربط سے مراد یہ ہے کہ بچے کی روح صاف و پاکیزہ اور روشن ہو جائے اور اس کے دل سے ایمان و اخلاص پھوٹ نکلے اور اس کی نفس پاکیزگی و روحانیت کی فضاء میں بلندی کی معراج کو پہنچ جائے۔ اسلام نے مسلمانوں کو مختلف قسم کے روحانی رابطوں سے مربوط رکھنے کیلئے ایک خاص منہج اور نظام مقرر کیا ہے تاکہ مسلمان اپنی پاکیزگی و نور اور اخلاص کو ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رکھے۔

وہ منہج درج ذیل ہیں۔

ا: بچے کو عبادت سے مربوط رکھنا

۲: بچے کا قرآن کریم سے ربط پیدا کرنا

۳: بچے کو اللہ کے گھروں کے ساتھ مربوط کرنا

۴: نوافل کے ساتھ بچے کا ربط پیدا کرنا

عبادات سے اللہ اور بندے کے درمیان چونکہ ربط مضبوط ہوتا ہے۔ اور انسان ایک ایسی قوت کے ساتھ جڑ جاتا ہے کہ جو انسان کو کمزور سے کمزور لمحوں میں بھی مایوس یا کم ہمت نہیں ہونے دیتا۔ اس طرح سے انسان میں امید، توکل، یقین جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو کہ ایک طرف تو انسان کو اللہ سے جوڑے رکھتے ہیں اور دوسری طرف دنیا کے مشکل سے مشکل دور میں بھی بندے کے لیے ایک مضبوط قوت کے طور پر اس کا سہارا بنے رہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

"اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں، اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستروں کو الگ کر دو۔[1] نماز پر قیاس کرتے ہوئے بچہ کا تعلق روزے سے بھی قائم کیا جائے گا بشرطیکہ بچے میں روزے رکھنے کی طاقت ہو۔ زکوۃ، حج کے احکام سے بھی آشنائی کرائی جائے عبادت صرف ان عبادات پر ہی محصور نہیں بلکہ عبادت پر اس نیک کام کو شامل ہے جس میں مسلمان آدمی اللہ کے نظام کو اختیار کرتا ہے اور اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے۔ عبادت کے اس عام معنی کا حاصل یہ نکلے گا کہ اگر تاجر اپنی تجارت میں اللہ کے نظام کے مطابق چلے گا اور خرید و فروخت میں حلال و حرام کا خیال رکھے گا اور اس سے مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہو گی تو ایسا تاجر مومن بندوں میں شمار ہو گا۔ اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ بچے کو بچپن ہی میں خیر و شر کی بنیادی باتیں اور حلال و حرام اور حق و باطل کی نشانیاں اور علامتیں سمجھا دے تاکہ بچہ حلال کو اختیار کرے اور حرام سے بچے۔

---

[1] ابو داود، سلمان بن اشعث، سنن ابی داود، باب الصلوۃ، [مترجم، ابو عمر فاروق سعیدی] ریاض، سعودی عرب دار السلام، حدیث نمبر، ۵۹۴

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

بچوں کو اسلامی معاشرے میں مضبوط و مستحکم بنانے کے لیے مسجدوں کو آباد کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے مسجد کے اہم ترین تقاضوں میں سے یہ ہے کہ اللہ کے ذکر کے ذریعے قلوب میں اطمینان و سکون حاصل ہو حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے۔

کہ "رسول اللہ نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے "[2]

ایک اور جگہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو کرے اور دو رکعت پڑھے جس مین اپنے دل سے باتیں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے "[3] اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر بچے میں جاگزیں ہو جائے گا تو وہ بچہ نیک صالح، اللہ کی طرف رجوع کرنے والا، با اخلاق اور باوقار بنے گا اور بچے میں تقویٰ و نیکی کی منتہیٰ یہی ہے اس طرح بچہ دین حق اور صراط مستقیم پر قائم ہو گا اور روزِ محشر اپنے والدین کیلئے شفاعت کا باعث بنے گا۔

ایک اور جگہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا!

کہ "اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلا رہا ہے اور اور محبت کرو مجھ سے اللہ کی خاطر، اور میرے اہل بیت سے میری خاطر محبت کرو"۔[4]

قرآن کی اہمیت کے بارے رسول اللہ ﷺ تم اللہ کی طرف رجوع کرنے کے لیے قرآن سے بڑھ کر کوئی اور ذریعہ نہیں پا سکتے۔[5]

علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب "مقدمۃ" میں بچوں کو قرآن کریم حفظ کرانے اور اس کی تعلیم دینے کی اہمیت ذکر کی ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ "مختلف اسلامی ملکوں میں قرآن پاک کی تعلیم ہی تمام تعلیمی نظام کی اساس اور بنیاد ہے اس لیے کہ یہ دین کے شعائر میں سے ایک ایسا شعار ہے جو عقیدہ کو مضبوط اور ایمان کو راسخ کرتا ہے"۔[6]

ابن سینا نے کتاب "السیاسۃ" میں یہ نصیحت لکھی کہ ہے بچے میں جب جسمانی اور عقلی لحاظ سے استعداد و صلاحیت پیدا ہو جائے تو قرآن پاک کی تعلیم سے اس کی ابتداء کرنا چاہیے، تاکہ بچپن سے ہی اصلی بنیادی عربی اس کی گھٹی میں پڑ جائے اور ایمان کی نشانیاں اس کی نفس میں راسخ ہو جائیں۔[7]

امام غزالی نے اپنی "احیاء العلوم" میں یہ وصیت کی کہ بچے کو قرآن اور احادیث اور نیک لوگوں کے واقعات اور بعض دینی احکام کی تعلیم دینا چاہیے "[8]۔

بچوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دلانا روح کی غذا کے مترادف ہے اس سے بچوں کی روح میں بلندی پیدا ہوتی ہے، دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور ایمان و اسلام ان کی نفوس میں راسخ ہو جاتا ہے۔ امت کے آخر میں لوگوں کی اصلاح بھی اسی سے ہو گی۔ اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح قرآن کریم کی تلاوت اس پر عمل اور اس کو اپنی زندگی میں عمل تطبیق دینے سے ہوتی ہے اور ان کو عزت اسلامی فکر اور اسلامی کردار اور حقیقی طور سے اسلام کو نافذ کرنے سے حاصل ہوئی تھی تو اس امت کے آخر زمانے کے لوگ بھی نہ اصلاح کے مرتبہ کو پہنچ سکتے ہیں اور نہ ان کو عزت حاصل ہو گی مگر یہ کہ اپنے بچوں کا تعلق ہم قرآن پاک سے پیدا کریں، ان کو سمجھائیں، یاد کرائیں، تلاوت کرائیں۔ اس

---

[2] مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح مسلم، [مترجم، علامہ وحید الدین] لاہور، احسان پبلشرز، اشاعت، ۲۰۰۲ء حدیث نمبر ۳۳۷۴

[3] ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب الدعوۃ، [مترجم، فضل احمد] کراچی، دار اشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، حدیث نمبر ۳۵۱۰

[4] ایضا، حدیث ۳۷۸۹

[5] ایضا، حدیث ۲۹۱۲

[6] ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، [مترجم راغب رحمانی دہلوی] کراچی، نفیس اکیڈمی، ۲۰۰۱ء

[7] علوان، عبد اللہ ناصح، اسلام اور تربیت اولاد، [مترجم، حبیب اللہ مختار، ڈاکٹر] کراچی، دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ، اشاعت ۱۹۹۵ء، ص/ ۷۵

[8] امام غزالی، ابو حامد "احیاء العلوم" [مترجم ندیم الواجدی] کراچی، دار الاشاعت، تاریخ ندارد

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

کے ذریعہ ان میں خشوع پیدا ہو گا اور دین اسلام کی سربلندی حاصل ہو گی۔ اس بالا محنت سے عالم میں اسلامی حکومت کی بنیاد پڑے گی اور وہ اپنی عزت وو قار، قوت وطاقت اور ثقافت میں دوسری قوموں سے مقابلہ کر سکیں گے جس نے اس قانون کو سمجھ لیا اس نے اپنی روح کیلئے نسخہ شفاو کامیاب مرہم اپنی نفس کے لیے تیار کر لیا اور وہ ہدایت اور راہ راست پر قائم ودائم ہو گا۔

اگر بچہ بچپن سے ہی اپنے فرض کو ادا کرتا ہو گا اور اللہ کی اطاعت اور اس کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے شکر ادا کرنے اور اس کے نظام کو اپنانے کی تربیت پائے گا تو وہ بھی واقعی ایک صحیح متوازن انسان اور مخلص شخص ہو گا جو دنیا میں ہر صاحب حق کے حق کو ادا کرے گا اور اپنے اخلاق معاملات اور چال چلن اور کردار میں دوسروں کے لیے بہترین نمونہ ومقتدیٰ بنے گا بلکہ ان لوگوں میں سے بن جائے گا جس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے۔

ہدایت دین حق اور راہ راست پر قائم ہو گا بچوں کی تربیت کے عمل میں والدین اساتذہ کرام اور بزرگان دین سرفہرست ہیں۔